احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 20 مارچ 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 20 مارچ 2004ء 28 محرم 1425 ہجری-20 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 62

انسان کی امیدیں اور موت

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے زمین پر کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان کی امیدیں ہیں اور یہ انسان کی اجل یعنی موت ہے- انسان ابھی امیدوں میں مشغول ہوتا ہے کہ یہ لکیر یعنی موت انسان کو آلیتی ہے-

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب فی الامل وطوله حدیث نمبر 5938)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی سخت دلی اصل میں امیدوں پر ہوتی ہے۔لیکن انبیاء کی یہ حالت نہیں ہوتی جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی ہے تو صبح کو ان کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے اور اگر صبح ہوئی ہے تو شام کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔ جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنے والا ہوں تب تک وہ غیراللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا اور آخر اس قسم کے افکار میں جان دیتا ہے۔مرنے کے وقت کا کسی کو کیا علم ہوتا ہے۔موت تو ناگہانی آ جاتی ہے۔اگر کوئی غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ یہ دنیا اور اس کے مال ومتاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہیں۔ آخر کار وہ یہاں سے تہی دست جاوے گا اور اصل مطلوب جس سے وہ خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا ہے اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا۔ کہنے کو یہ آسان ہے اور ہر ایک زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خدا سے لگا ہوا ہے مگر اس کا کرنا مشکل ہے۔ایک دوکاندار کو دیکھو کہ وہ وزن تو کم تولتا ہے مگر زبان سے صوفیانہ کافیاں ایسی گاتا جاوے گا کہ دوسرے کو معلوم ہو کہ یہ بڑا خدارسیدہ ہے۔ایسی حالت میں لفظ اور باتیں تو زبان سے نکلتی ہیں مگر دل اس کی تکذیب کرتا ہے۔سجادہ نشینوں کو ایسے قصے یاد ہوتے ہیں کہ دوسرا انسان سن کر گرویدہ ہو جاتا ہے حالانکہ خود ان کا عمل درآمد ان پر مطلق نہیں ہوتا۔مگر تاہم ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ وہ بات کو سمجھ لیتے ہیں اور اس دنیا اور مافیہا کا چھوڑنا ان پر آسان ہوتا ہے۔ جیسے کہ ابراہیم ادھم وغیرہ بادشاہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے سلطنت کو ترک کر دیا۔جب خوف الٰہی ان کے قلب پر غالب ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب دنیا اور یہ خوف ایک جا جمع نہیں ہو سکتے۔اس لئے دنیا کو چھوڑ دیا۔

جب ایک شخص ایک ناپائدار لذت میں مصروف ہو تو جب اسے چھوڑے گا۔اسی قدر اسے رنج ہوگا۔دنیا سے دل لگانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور آئندہ نیکی کی مناسبت اس سے نہیں رہتی۔(۔) اگرچہ فاسق فاجر بادشاہ بھی گزرے ہیں مگر ایسے بھی بہت ہیں کہ انہوں نے پاکبازی اور راستی اختیار کی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 437)

تحریک وقف عارضی

وقف عارضی کی بابرکت تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں جاری فرمائی تھی۔حضور نے ساری جماعت کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 27 راگست 1969ء)

داخلہ کمپیوٹر کورسز

خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں یکم اپریل 2004ء تک دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود میں جمع کروا دیں۔داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(1) ایم ایس ونڈوز اور آفس کا تعارف

Word, Excel, Power Point بھی شامل ہیں
دورانیہ 3 ماہ، اس کورس میں فیس کورس-/1000 روپے

(2) ویب پیج ڈویلپمنٹ

Html,Dreamweaver, Web Garphics بھی شامل ہیں۔
دورانیہ تین ماہ، اس کورس میں فیس کورس-/1500 روپے

(3) اوریکل Oracle ڈویلپر

دورانیہ تین ماہ، فیس کورس-/3000

نوٹ: طلباء کسی Programming Language میں کام کرنا جانتے ہوں۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اپریل 2004ء
انٹرویو یکم اپریل 2004ء-30-2 بجے سہ پہر
اجراء کلاسز 3۔اپریل 2004ء

(انچارج کمپیوٹر سیکشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

رپورٹ: محمود احمد ملک صاحب

جماعت احمدیہ برطانیہ کی سالانہ تربیتی کلاس 2003ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کلاس میں شرکت فرمائی اور خطاب کیا

مورخہ ۲۷ رتا ۳۱ ر دسمبر ۲۰۰۳ء جماعت احمدیہ برطانیہ کی سالانہ تربیتی کلاس بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوئی۔ اس چار روزہ کلاس کے اختتامی اجلاس میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرکت فرمائی اور بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کو بھی اہم نصائح سے نوازا۔

چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر کلاس کے منتخب بچوں نے پہلے ترانہ ''ہم احمدی بچے ہیں کچھ کرکے دکھادیں گے'' پیش کیا۔ جس کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ برطانیہ نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ ۲۰۰۳ء سے قبل سات سے پندرہ سال تک کے بچوں کے لئے ایک کلاس ہی لگائی جاتی تھی لیکن بچوں کی تربیت کے نکتہ نظر سے گزشتہ سال سے اس پروگرام میں تبدیلی کردی گئی اور اب دو تربیتی کلاسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ ایک کلاس میں سات سے گیارہ سال تک کے بچے حصہ لیتے ہیں جبکہ دوسری کلاس بارہ سے پندرہ سال تک کے بچوں کے لئے منعقد ہوتی ہے۔

رپورٹ میں آپ نے بتایا کہ اس تربیتی کلاس کے چیئرمین مکرم حنیف شاکر صاحب تھے جبکہ پرنسپل مکرم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ تھے اور نصابی سرگرمیاں اُن کی ذمہ داری تھی۔ کلاس کی رجسٹریشن ۲۷ ر دسمبر کو شروع ہوئی۔ بچوں کو عمر کے حساب سے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ کلاس کے لئے چودہ اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ رجسٹرڈ بچوں کی تعداد اگرچہ زیادہ تھی لیکن ۲۰۴ بچوں نے کلاس میں باقاعدہ حصہ لیا۔ پروگرام کے مطابق بچے نماز فجر کے بعد درس القرآن میں شامل ہوتے، پھر ناشتہ ہوتا اور ساڑھے آٹھ بجے صبح اسمبلی شروع ہوتی۔ بچوں کو قرآن کریم، حدیث، نماز اور فقہ کی تعلیم دی جاتی۔ تدریس کے اوقات ساڑھے بارہ بجے ختم ہوتے تو نماز ظہر و عصر اور کھانے کے لئے وقفہ ہوتا جس کے بعد کھیل اور ''ریکری ایشن'' پروگرام ہوتے۔ نماز مغرب کے بعد کوئی مہمان مقرر بچوں سے عام دلچسپی کے موضوعات پر خطاب کرتے۔ اس کلاس میں مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے، مکرم بشیر احمد اختر صاحب جنرل سیکرٹری یوکے اور مکرم دبیر احمد بھٹی صاحب نے بچوں سے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد کھانا کھایا جاتا جس کے بعد بچے سونے کے لئے چلے جاتے۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے کھانا کھانے کے بعد کی دعا پوچھی۔ پھر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور آخر میں خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جو تربیتی کلاسیں جماعت میں منعقد کی جاتی ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ دین کا علم سیکھیں۔ دنیا کی تعلیم کے لئے سکول جاتے ہیں، گھر پر بھی پڑھتے ہیں، دین کی تعلیم کی طرف توجہ کم ہوتی ہے حالانکہ دونوں قسم کی تعلیم ضروری ہے۔ دینی تعلیم کی پہلی چیز احمدی بچے کے لئے قرآن شریف کا پڑھنا ہے۔ (حضور انور کے پوچھنے پر قریباً تیس فیصد بچوں نے ہاتھ کھڑا کرکے بتایا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم پڑھتے ہیں)۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین کا سیکھنا بہت ضروری چیز ہے۔ آنحضور ﷺ نے خاص طور پر اس کی تاکید فرمائی ہے، اللہ کا حکم ہے۔ دین کے معاملہ میں سنجیدگی اختیار کریں اور صرف یہی نہیں کہ تلاوت کرلی بلکہ غور اور شوق اور سنجیدگی سے قرآن شریف پڑھیں تاکہ دین کا علم سیکھ سکیں۔ جو چیزیں آپ نے یہاں سیکھی ہیں وہ آپ کو عادت اور شوق ڈالنے کے لئے تھیں۔ اسی طرح آداب بھی سیکھے ہیں۔ ایک ادب یہ ہے کہ جو آپ کو سکھانے والے (دینی یا دنیاوی علوم کے اساتذہ) ہیں، اُن کا احترام کریں۔ یہ احمدی بچہ کا خاص نشان ہو کہ وہ اساتذہ کی بہت عزت کرتے ہیں۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے کسی اچھی بات کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے ذہن کو دین سیکھنے کی طرف متوجہ کردیتا ہے۔ اگر آپ دین سیکھ رہے ہوں۔ قرآن، حدیث یا دیگر دینی تعلیم تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگیں کیونکہ دین سکھانے والی صرف اللہ کی ذات ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو دین سیکھیں اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مختلف دعائیں (کھانا کھانے وغیرہ کی) صرف یاد کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان پر عمل بھی کریں ورنہ آپ کی مثال اُسی طرح ہوجائے گی جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اچھی زمین پر جب بارش ہو تو زمین سرسبز ہوجاتی ہے لیکن اگر زمین چٹیل ہو تو بارش ہوکر پانی بہہ جاتا ہے، زمین کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر علم سیکھ کر عمل نہ کیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ چودہ سال کی عمر میں جب بچے اپنے مستقبل کے بارہ میں سوچنا شروع کردیتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی سیکھنا شروع کریں۔ حدیث ہے کہ قرآن کا ایک سرا خدا کے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم کو طوطے کی طرح یاد نہیں کرنا بلکہ جو سیکھنا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ پھر آپ لوگ جو پڑھائی دنیاوی تعلیم میں کرتے ہیں، اس کو بھی دین کی تعلیم کے ساتھ ملائیں اور وہ لوگ جو خدا کو نہیں مانتے، ان کو سمجھانے کے لئے دین سیکھیں اور دین کو دنیا کی تعلیم کے ساتھ ملائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی احمدی بچہ ہو یا بڑا، اُس کو سچ بولنے کی عادت ڈالنی چاہئے کہ سچ بولنا ہے اور مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ حدیث ہے کہ اگر جھوٹ بولنا چھوڑ دو تو دوسری ساری برائیاں ختم ہوجائیں گی۔

حضور انور نے خدمت خلق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ کوئی پتھر یا گند ''فٹ پاتھ'' پر نظر آجائے تو اُس کو وہاں سے ہٹادینا چاہئے۔ راستہ پوچھنے والوں کی مدد کرنی چاہئے۔ سکول میں ساتھی طالبعلم اگر کوئی ایسا سوال پوچھے جو آپ کو آتا ہو تو اُسے بھی سکھادیں۔ یہ احمدی بچے کا کام ہونا چاہئے۔ احمدی بچوں کے لئے دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

ماں باپ کا کہنا ماننا بھی بہت ضروری ہے۔ بعض بچے کپڑوں وغیرہ کے لئے ضد کرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ماں باپ کو تکلیف سے بچائیں۔ دین حق کی تعلیم ہے کہ ماں باپ کے غیر شرعی حکم کے علاوہ سب کچھ مانو۔ اگر کہیں کہ کھیلنے نہیں جانا تو نہ جاؤ۔ ماں باپ کا کہا ماننا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اُس پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ نیکی اور علم میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جنوری 2004ء)

115

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

تحفہ شہزادہ ویلز

شہزادہ ویلز (جو بعد کو ایڈورڈ ہشتم بنے اور 1936ء میں انگلینڈ چرچ سے اختلاف کرکے تخت سے دستبردار ہوگئے اور ڈیوک آف ونڈسر کہلائے) دسمبر 1921ء میں ہندوستان کے دورہ پر آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے برطانیہ کے ولی عہد کو دین کا بے نظیر تحفہ پیش کیا۔ یعنی ''تحفہ شہزادہ ویلز'' کے نام سے ایک عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔ جسے آپ کی تجویز کے مطابق جماعت احمدیہ کے بتیس ہزار سے زائد افراد نے ایک ایک آنہ فی کس جمع کرکے شائع کیا اور 27/ فروری 1922ء کو لاہور میں احمدیہ وفد کے ذریعہ ایک مرصع روپہلی کشتی میں شہزادہ کے سامنے پیش کیا۔

حضور نے اس کتاب میں ولی عہد برطانیہ کو دعوت الی اللہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''ہم یقین رکھتے ہیں کہ (۔) کی برکات ہمیشہ کے لئے جاری ہیں اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اب بھی مسیحی دنیا (۔) اور مسیحیت کا اثر دیکھنے کے لئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ اچھے درخت میں اچھے پھل لگا کر دکھا دے گا......... آپ اپنے رسوخ سے کام لے کر پادریوں کو تیار کریں۔ جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں اور بعض ویسے ہی مشکل امور کے لئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرے۔ مثلاً سخت مریضوں کی شفا کے لئے جن کو بذریعہ قرعہ اندازی کے آپس میں تقسیم کرلیا جائے پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کی سنتا ہے اور کس کے منہ پر دروازہ بند کردیتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں اور ہرگز نہ کریں گے کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے ہیں کہ خدا کی برکتیں ان سے چھین لی گئی ہیں۔ تو پھر اے شہزادہ آپ سمجھ لیں کہ خدا نے مسیحیت کو چھوڑ دیا ہے اور (۔) کے ساتھ اپنی برکتیں وابستہ کردی ہیں''۔

شہزادہ ویلز نے اس لاثانی تحفہ کو نہایت قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا اور نہ صرف اپنے چیف سیکرٹری کے توسط سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ بلکہ یکم مارچ 1922ء کو لاہور سے جموں تک کے سفر میں اسے مکمل طور پر مطالعہ کیا اور بہت خوش ہوئے اور جیسا کہ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ کتاب پڑھتے پڑھتے بعض مقامات پر ان کا چہرہ گلاب کی طرح شگفتہ ہوجاتا تھا۔ اسی طرح ان کے ایڈی کانگ نے یہ بھی بتایا کہ وہ کتاب پڑھتے پڑھتے یکدم کھڑے ہوجاتے تھے۔ چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے صراحتاً عیسائیت سے بیزاری کا اظہار کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 292)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی اور یادِ الٰہی میری دولت ہے

حضرت مسیح موعود کی خشوع و خضوع سے بھری ہوئی پاکیزہ نمازیں

حضور بیماری اور ضعف کی حالت میں بھی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے تھے

عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل

(قسط سوم)

سنتیں اور نوافل گھر میں

حضرت مسیح موعود فریضہ نماز کی ابتدائی سنتیں گھر میں ادا کرتے تھے۔ اور بعد کی سنتیں بھی عموماً گھر میں اور کبھی کبھی بیت الذکر میں پڑھتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول ص 4)

حضرت مسیح موعود کا معمول شروع سے یہ تھا کہ آپ سنن اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے اور فرض نماز جماعت کے ساتھ بیت الذکر میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ التزام آپ کا آخر وقت تک رہا۔ البتہ جب کبھی فرض نماز کے بعد دیکھتے کہ بعض لوگ جو پیچھے سے آ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں اور ابھی انہوں نے نماز ختم نہیں کی اور راستہ نہیں ہے تو آپ بیت الذکر میں سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ یا کبھی کبھی جب بیت میں بعد نماز تشریف رکھتے تو سنن، بیت میں پڑھا کرتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود ص 65)

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگر وال بیان کرتے ہیں کہ:-

''حضرت مسیح موعود بیت الذکر میں فرض نماز ادا فرماتے۔ سنتیں اور نوافل مکان پر ہی ادا فرماتے۔

(الفضل 2 دسمبر 1941ء)

(شمائل احمد ص 28)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک بار فرمایا:

حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً بیت الذکر سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔ کوئی ہے جو حضرت صاحب کے اس عمل درآمد کے متعلق گواہی دے۔

اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو حسب العادت مجلس درس میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے اور بآواز بلند کہا بے شک حضرت صاحب کی ہمیشہ عادت تھی کہ آپ بیت جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور باہر بیت میں جا کر فرض ادا کر کے گھر میں آتے تو فوراً سنتیں پڑھنے کھڑے ہوتے۔ اور نماز سنت پڑھ کر پھر اور کوئی کام کرتے۔ ان کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہی شہادت دی۔ اور ان کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اور ان کے بعد صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب نے اور پھر حضرت اقدس کے پرانے خادم حافظ حامد علی صاحب بھی وہی گواہی دی۔ (سیرت مسیح موعود ص 66)

وقار اور اطمینان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نماز میں جلدی نہ کرتے تھے بلکہ سکون کے ساتھ آہستگی سے رکوع اور سجدے میں جاتے اور آہستگی کے ساتھ اٹھتے تھے"۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں:

میں نے بارہا حضرت مسیح موعود کو نماز فرض اور نماز تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نماز نہایت اطمینان سے پڑھتے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 48)

نماز تہجد سے شغف

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

''نماز تہجد کے واسطے آپ بہت پابندی سے اٹھا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کے معنے ہیں، سو کر اٹھنا، جب ایک دفعہ آدمی سو جائے اور پھر نماز کے واسطے اٹھے تو وہی اس کا وقت تہجد ہے۔ عموماً آپ تہجد کے بعد سوتے نہ تھے۔ صبح کی نماز تک برابر جاگتے رہتے.........''۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگر وال فرماتے ہیں:

میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود کو دیکھتا آیا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضٰی صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا۔ جبکہ میں بالکل بچہ تھا آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے۔ اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے بیت الذکر میں جاتے۔ اور باجماعت نماز پڑھتے۔ نماز کبھی خود کراتے کبھی میاں جان محمد کراتا۔ نماز سے آ کر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے۔ میں نے آپ کو بیت الذکر میں سنت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سنت گھر پر پڑھتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 20)

پھر فرماتے ہیں:

میں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا۔ تو آپ مجھے تہجد کے لئے نہیں جگاتے تھے۔ مگر صبح کی نماز کے لئے ضرور جگاتے تھے۔ اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح پھینکتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے۔ اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں۔ اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 20)

حضرت حافظ نور محمد صاحب کو بالکل نوجوانی میں قادیان آنے اور حضور کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں حضور کے پاس سوائے دو تین خادموں کے اور کوئی نہ ہوتا تھا پھر بعد میں آہستہ آہستہ دو دو چار چار آدمیوں کی آمدورفت شروع ہوگئی ان دنوں میں میرے ایک عزیز دوست حافظ نبی بخش صاحب بھی جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی تھی میرے ہمراہ قادیان جایا کرتے تھے۔ رات ہوتی تو حضرت صاحب ہم سے فرماتے کہ آپ کہاں سوئیں گے۔ ہم حضور سے عرض کرتے کہ حضور ہی کے پاس سو رہیں گے۔ اور دل میں ہمارے یہ ہوتا تھا کہ حضور جب تہجد کے لئے رات کو اٹھیں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھیں گے مگر آپ اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھ لیتے تھے اور ہم کو خبر بھی نہ ہوتی تھی۔ جب آپ اٹھتے تھے تو چراغ روشن فرماتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد دوم ص 32)

مرزا اسماعیل صاحب روایت کرتے ہیں:

تہجد کے لئے کبھی میں خود جاگ پڑتا اور کبھی جگا لیتے تھے۔ جگانے میں آپ کا معمول یہ تھا کہ ہلا کر جگایا کرتے تھے۔ جمال بھی وہاں سویا کرتا تھا۔ اور وہ اٹھا نہیں کرتا تھا۔ تب آپ فرماتے کہ اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارو مگر جب وہ یہ کہتے ہوئے سنتا تو فوراً اٹھ بیٹھتا۔ آپ دراصل یہ چاہتے تھے کہ جو کوئی آپ کے پاس رہے۔ باقاعدہ نماز پڑھے۔ اور تہجد میں بھی شریک ہونے کی عادت ڈالے۔ نماز تہجد کے بعد آپ کا معمول تھا۔ کہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ اور فجر کی نماز اول وقت میں بیت الذکر میں پڑھا کرتے تھے۔

(حیات احمد ص 344)

حافظ حامد علی صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے نوکر تھے اور حضور کے پاس صرف چار روپے ماہوار اور کھانے پر ملازم تھے فرمایا کرتے تھے، بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ میں پہلی رات حضرت صاحب کے پاؤں دبانے کے واسطے آپ کی چارپائی پر بیٹھ جاتا تھا مگر پاؤں دباتے دباتے خود بھی اسی چارپائی پر اونگھنے لگتا تھا اور سو جاتا تھا۔ حضرت صاحب کبھی مجھے نہ جھڑکتے نہ خفا ہوتے، نہ اٹھاتے۔ بلکہ تمام رات میں وہیں سویا رہتا اور معلوم نہیں خود حضرت صاحب کس حالت میں گزار دیتے تھے مگر میں آرام سے سویا رہتا تھا۔ تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب کہ آپ کی آواز خشوع و خضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا لیکن اگر میں بے خبری میں سویا رہتا تو حضور مجھے نماز فجر کے واسطے اٹھاتے اور (بیت الذکر) میں ساتھ لے جاتے"۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں: کہ 1895ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع اور سجود میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اکثر پڑھتے تھے اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی

آواز میں سن سکتا تھا۔ نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 2 ص 12)

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا لڑکا ممتاز احمد عمر 2 سال ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہوگیا اور کسی دوا سے آرام نہ آتا تھا۔ بیگم کے کہنے پر حضرت مسیح موعود سے دعا کرانے کے لئے قادیان چلے گئے۔ رات 2 بجے قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود اندر نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر دل پر بے حد اثر ہوا۔ اور بیعت کر لی۔ اسی روز حضور کی دعا سے بیٹا بھی شفایاب ہوگیا۔ (افسوس کہ ڈاکٹر صاحب بعد میں غیر مبائعین میں شامل ہوگئے)

(تاریخ احمدیت لاہور 315)

نماز اشراق

حضرت اماں جان بیان فرماتی ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود نماز پنجوقتہ کے سوا عام طور پر دو قسم کے نوافل پڑھا کرتے تھے۔ ایک نماز اشراق (دو یا چار رکعت) جو آپ کبھی کبھی پڑھتے تھے اور دوسرے نماز تہجد (آٹھ رکعات) جو آپ ہمیشہ پڑھتے تھے۔ سوائے اس کے کہ آپ زیادہ بیمار ہوں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی آپ تہجد کے وقت بستر پر لیٹے لیٹے ہی دعا مانگ لیتے تھے اور آخری عمر میں بوجہ کمزوری کے عموماً بیٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 1 ص 3)

حضرت مائی بھولی صاحبہ ومحترمہ مائی جیونی قادر آباد نے بیان کیا کہ:-

''........جب حضور سیر کو ہمارے گاؤں میں آیا کرتے تھے تو ہماری کچی بیت میں آ کر نماز اشراق پڑھتے۔ ہم لوگ ساگ روٹی پیش کرتے تو حضور کبھی برا نہ مناتے اور نہ ہی کراہت کرتے بلکہ محبت سے قبول فرماتے''۔ (شمائل احمد ص 28)

حضرت مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں کہ:

جب 4 اپریل 1905ء کا زلزلہ آیا تھا۔ اس دن میں نے حضرت صاحب کو باغ میں آٹھ نو بجے صبح کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی تھی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 223)

نماز استسقاء

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ نماز استسقاء ہوئی تھی جس میں حضرت صاحب بھی شامل ہوئے تھے اور شاید مولوی محمد احسن صاحب مرحوم امام ہوئے تھے۔ لوگ اس نماز میں بہت روئے تھے۔ مگر حضرت صاحب میں چونکہ ضبط کمال کا تھا اس لئے آپ کو میں نے روتے نہیں دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد بہت جلد بادل آ کر بارش ہوگئی تھی بلکہ شاید اسی دوران بارش ہوگئی تھی۔

(سیرت المہدی جلد 2 ص 105)

سفر سے پہلے نفل

حضور کے خادم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال بیان کرتے ہیں:

''میں اولاً حضرت مسیح موعود سے واقف نہ تھا۔ یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔ خود حضرت صاحب گوشہ گزینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔ یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔ جب مقدمات کی پیروی کیلئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے۔

جس دن آپ نے بٹالہ جانا ہوتا تو سفر سے پہلے آپ دو نفل پڑھ لیتے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 76)

نماز کسوف

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں:

''1894ء میں پیشگوئیوں کے مطابق چاند گرہن لگا۔ سورج گرہن لگنے کے دن قریب آئے تو میں اور میرے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب نے ارادہ کیا کہ اس وقت ہم قادیان میں موجود ہوں۔ چنانچہ گرہن والے دن صبح کو ہم قادیان پہنچ گئے۔ صبح کو حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے یہ نماز پڑھائی تھی۔ اور قریب تین گھنٹہ کے یہ نماز اور حضرت مسیح موعود کی دعا جاری رہی۔ چھوٹی بیت کی چھت پر نماز پڑھی گئی تھی۔

(آئینہ صدق وصفا ص 46 تا 48)

فقہی مسائل میں وسعت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نماز میں آمین بالجہر نہ کرتے تھے لیکن کرنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ رفع یدین نہ کرتے تھے لیکن کرنے والوں کو روکتے نہ تھے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے تھے لیکن پڑھنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ ہاتھ سینے پر باندھتے تھے لیکن نیچے باندھنے والوں کو نہ روکتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جو سالہا سال تک آپ کی نماز میں پیش امام رہے اور جن کو خدا کی پاک وحی میں لیڈر کا خطاب ملا تھا۔ ہمیشہ بسم اللہ اور آمین بالجہر کرتے اور فجر ومغرب اور عشاء میں بالجہر قنوت پڑھتے اور گاہے گاہے رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی (بیت الذکر) میں ان امور کو موجب اختلاف نہ گردانا جاتا تھا۔ جو احباب کرتے تھے ان کو کوئی روکتا نہ تھا جو نہ کرتے تھے ان سے کوئی اصرار نہ کرتا تھا کہ ایسا ضرور کرو۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری فرماتے ہیں کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلد تھا۔ اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا میاں عبداللہ اب تو اس سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا۔ بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا۔ اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا طریق عمل وہی تھا جو میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا لیکن ہم احمدیوں میں حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد بھی یہ طریق عمل رہا ہے۔ کہ ان باتوں میں کوئی ایک دوسرے پر گرفت نہیں کرتا۔ بعض آمین بالجہر کہتے ہیں بعض نہیں کہتے بعض رفع یدین کرتے ہیں۔ اکثر نہیں کرتے۔ بعض بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں اکثر نہیں پڑھتے اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ دراصل یہ تمام طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں مگر جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت کے ساتھ عمل کیا وہ وہی طریق ہے جس پر خود حضرت صاحب کا عمل تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 162)

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے تھے کہ باوجود سورۃ فاتحہ کو ضروری سمجھنے کے میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں کہتا۔

(سیرت المہدی جلد 2 ص 48)

خلوت کی عبادتیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

''نماز تہجد کی خلوت کے علاوہ دن کے وقت بھی عموماً ایک وقت بالکل علیحدگی میں عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ کی رہائش کے کمرے کے ساتھ چھوٹا سا کمرہ بیت الدعاء کا ہے۔ اسے اندر سے بند کر کے دو گھنٹہ کے قریب بالکل علیحدگی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ ایام سفر میں بھی آپ کے واسطے کوئی چھوٹا سا کمرہ خلوت کے واسطے بالکل الگ کر دیا جاتا۔ مقدمہ کرم الدین کے زمانہ میں جب کہ کئی ماہ تک گورداسپور میں قیام رہا، اس وقت جو مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا اس کے دروازے سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ اس غرض کے واسطے الگ کر دیا تھا۔ جس میں حضور عموماً 10 بجے سے 12 بجے تک روزانہ بالکل علیحدگی میں مصروف بہ عبادت ودعا رہتے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں جب کہ ہنوز کچھ شہرت آپ کی نہ تھی اور آدمیوں کی کچھ آمد ورفت نہ تھی، اس وقت آپ عموماً تلاش خلوت میں باہر جنگل میں چلے جایا کرتے اور علیحدگی میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے''

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب فرماتے ہیں آپ خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ دعا کے لئے ایک مخصوص جگہ بنا لیا کرتے تھے۔ اور وہ بیت الدعا کہلاتا تھا۔ میں جہاں جہاں حضرت کے ساتھ گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے دعا کے لئے ایک الگ جگہ ضرور مخصوص فرمائی اور اپنے روزانہ پروگرام میں یہ بات ہمیشہ داخل رکھی ہے کہ ایک وقت دعا کے لئے الگ کر لیا۔ قادیان میں ابتداءً تو آپ اپنے اس چوبارہ میں ہی دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔ جو آپ کے قیام کے لئے مخصوص تھا۔ پھر بیت الذکر اس مقصد کے لئے مخصوص ہوگیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ازلی نے بیت الذکر بھی عام عبادت گاہ بنا دیا۔ اور تخلیہ میسر نہ رہا تو آپ نے گھر میں ایک بیت الدعاء بنایا۔ جب زلزلہ آیا اور حضور کچھ عرصہ کے لئے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی ایک چبوترہ اس غرض کیلئے تعمیر کرا لیا۔ گورداسپور مقدمات کے سلسلہ میں آپ کو کچھ عرصہ کے لئے رہنا پڑا تو وہاں بھی بیت الدعا کا اہتمام تھا۔ غرض حضرت کی زندگی کا یہ دستور العمل بہت نمایاں ہے آپ دعا کے لئے ایک الگ جگہ رکھتے تھے بلکہ آخر حصہ عمر میں تو آپ بعض اوقات فرماتے۔ کہ بہت کچھ لکھا گیا اور ہر طرح اتمام حجت کیا۔ اب جی چاہتا ہے کہ میں صرف دعائیں کیا کروں دعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک خاص مناسبت تھی۔ بلکہ دعائیں ہی آپ کی زندگی تھیں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے آپ کی روح دعا کی طرف متوجہ رہتی تھی۔ ہر مشکل کی کلید آپ دعا کو یقین کرتے تھے اور جماعت میں یہی جذبہ اور روح آپ پیدا کرنا چاہتے تھے کہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 505-504)

بیت الدعا کی تعمیر

سیدنا حضرت مسیح موعود کو بچپن ہی سے ذکر الٰہی اور دعا سے جو عشق اور شغف تھا وہ اب آخری سالوں میں بڑھتا جا رہا تھا۔ چنانچہ اب آپ اکثر فرمایا کرتے کہ اب دعوت الی اللہ اور تصنیف کا کام تو ہم اپنی طرف سے کر چکے ہیں اب ہمیں باقی ایام میں دعا میں مصروف ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دنیا میں حق وصداقت قائم فرمائے اور ہمارے آنے کی غرض پوری ہو۔ (سیرت المہدی جلد 2 ص 71)

چنانچہ حضور نے اسی آرزو کی تکمیل کے لئے 13 مارچ 1903ء کو جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک مقدس کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام ''..........البیت'' اور ''بیت الدعا'' تجویز فرمایا۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 115)

باقی صفحہ 5 پر

جماعت احمدیہ برطانیہ کی مساعی پر مشتمل مختصر خبریں

(از ماہنامہ اخبار احمدیہ دسمبر 2003ء لندن)

انصار چیریٹی اپ ڈیٹ

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت 15 جون 2003ء کو ہونے والی چیریٹی میراتھن واک سے 35000 پاؤنڈ سے زائد کی رقم اکٹھی کی گئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 52 فیصد اضافہ ہے۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر انصار اللہ یو کے نے ایک وفد کے ہمراہ مختلف تین چیریٹیز کا دورہ کر کے انہیں رقوم کے چیک پیش کئے۔

دعوت الی اللہ کے پھل

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے بعد پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کے 41 پھل عطا فرمائے۔ ایسٹ ریجن 26، لندن ریجن 8، اسلام آباد میں 2، مڈل سیکس میں 2، مڈلینڈز میں 2 اور برنس میں ایک فرد کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق نصیب ہوئی۔

خدام کی پکنک

مجلس خدام الاحمدیہ گلاسگو نے 17 راگست 2003ء کو مشہور تفریحی مقام Loch Lomond کے نزدیک کنٹری پارک میں ایک پکنک کا اہتمام کیا۔ جس میں مجموعی طور پر 44 افراد نے شمولیت کی جن میں 24 خدام، 14 اطفال اور 6 انصار تھے اس موقع پر چند کھیلیں کھیلی گئیں اور مارشل آرٹس کا مظاہرہ بھی کیا گیا۔

نارتھ ایسٹ میں دعوت الی اللہ کی مساعی

ستمبر 2003ء میں بریڈفورڈ جماعت میں دعوت الی اللہ کی 9 مجالس منعقد کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بیعت حاصل ہوئی۔ اخبارات کے ذریعہ بھی دعوت الی اللہ کی گئی۔ چنانچہ Keighley News میں ایک انگریز کے خط کے جواب میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کا خط شائع ہوا جس میں دین حق کی روا داری پر تعلیمات کو پیش کیا گیا۔ اخبار Asian Eye میں بیت الفتوح کے افتتاح کا اعلان نمایاں طور پر شائع ہوا۔ اور Community Voice Doncaster نے جماعت احمدیہ شیفلڈ کی منعقد کردہ امن کانفرنس کی تعریف کی۔ دو لائبریریوں میں احمدیہ کتب کی نمائش لگائی گئی جن میں 70 سے زائد پوسٹر اور تصاویر شامل تھیں۔ 500 سے زائد رسائل و پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

دعوت الی اللہ کے بک سٹال لگائے گئے۔ 263 پاؤنڈ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

ہر سوموار داعیان الی اللہ کی کلاس اور ہر بدھ کو نماز کی کلاس اور بچوں کی باقاعدہ کلاسز لگائی جاتی رہیں۔

مجسٹریٹس کے لئے خصوصی پروگرام

سال 2003ء میں بریڈفورڈ میں نارتھ کے علاقہ کے 137 مجسٹریٹس کو مختلف مواقع پر بیت الذکر مدعو کیا گیا اور خصوصی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا مہمانوں کو احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور پروجیکٹر کی مدد سے مختلف معلومات پیش کیں اور ان کے سوالات کے جوابات مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ اور عبدالباری ملک صاحب نے دیئے۔ دینی کتب کے تحائف بھی مہمانوں کو دیئے گئے۔

حضور انور کی مجلس انصار اللہ کے ممبران سے ملاقات

26/اکتوبر 2003ء کو مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور نے مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ دریافت فرما کر ہدایات ارشاد فرمائیں اور انصار اللہ کی آمدنی پر چندہ کی شرح 0.5 سے بڑھا کر ایک فیصد کرنے کی ہدایت فرمائی۔

رمضان المبارک 2003ء میں خصوصی پروگرام

برطانیہ کی تمام احمدیہ بیوت الذکر اور مراکز نماز میں رمضان المبارک 2003ء کے دوران درس القرآن، درس الحدیث اور نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ اور مختلف بیوت الذکر میں مجموعی طور پر 97 افراد (40 مرد اور 57 خواتین) کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سلسلہ میں خصوصی مساعی کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:-

بیت فضل لندن

احباب دور و نزدیک سے بکثرت حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لئے آتے رہے۔ رمضان المبارک کے پہلے بیس روز بعد نماز فجر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن درس الحدیث دیتے رہے اور آخری عشرہ میں درس الحدیث محترم سید محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دیا۔ درس القرآن بعد نماز عصر سے مغرب تک مختلف علماء سلسلہ کو دینے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ بیت فضل میں نماز تراویح مسلسل دس سال سے مکرم حافظ ربی صاحب پڑھا رہے ہیں۔ یہاں 7 مرد اور 8 خواتین نے اعتکاف کیا۔

بیت الفتوح مورڈن

یہاں نماز تراویح کے انتظام کے علاوہ مختلف علماء سلسلہ درس القرآن و درس الحدیث دیتے رہے۔ یہاں 35 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔

علاوہ ازیں بیت دارالامان مانچسٹر، بیت الصمد ہڈرز فیلڈ، بیت الرحمٰن گلاسگو، بیت البرکات برمنگھم، بیت السلام ساؤتھ ہال، بیت الحمد بریڈفورڈ، بیت ناصر ہال جلنگھم، بیت الاحد ایسٹ لندن، بیت السبحان کرائیڈن، نیز بیت الشکور آکسفورڈ، بیت النور ہنسلو، بیت الاکرام لیسٹر، اسلام آباد کرالے اور بلال سینٹر ٹوٹنگ میں بھی نماز تراویح اور درس القرآن کا اہتمام رہا۔

گلاسگو میں عید ڈنر

ہر سال کی طرح 2003ء میں بھی جماعت احمدیہ گلاسگو کو دعوت الی اللہ کی غرض سے 27 نومبر 2003ء کو بیت الرحمٰن گلاسگو میں عید ڈنر پارٹی کا انعقاد کی توفیق ملی۔ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اور ملک محمد اکرم صاحب ریجنل مربی سکاٹ لینڈ نے مہمانوں سے خطاب کیا اور حاضرین کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں 45 مہمانوں نے شرکت کی جملہ حاضرین کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔

خدام کی وقف عارضی

2 دسمبر 2003ء کو خدام الاحمدیہ کے تین رضا کاروں پر مشتمل ایک وفد دعوت الی اللہ کی غرض سے Iceland گیا وہاں کے وزیر اعظم کو پیغام حق پہنچایا۔ مسز کو قرآن کریم اور کتب مسیح موعود دی گئیں اور متعدد افراد کو دین حق کی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔

الحافظون کی سالانہ اقامتی کلاس

بیت الفتوح مورڈن میں 20 تا 24 دسمبر 2003ء الحافظون کی پانچ روزہ سالانہ اقامتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں کل 25 بچوں اور 5 ناصرات نے شرکت کی۔ طلباء کو 4 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ٹریننگ کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے کیا جاتا رہا۔ دسمبر 2003ء تک زیادہ سے زیادہ حفظ کرنے والے طالب علم عطاء الرزاق آف جرمنی ہیں۔ جنہوں نے 15 پارے مکمل حفظ کر لئے ہیں۔

روزانہ تدریس 10 بجے سے لے کر شام آٹھ بجے تک جاری رہتی۔ اختتامی تقریب میں تقسیم انعامات کے بعد مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یو کے نے مختصر خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی تقریب

28 دسمبر 2003ء محمود ہال (بیت فضل لندن) میں قادیان میں جلسہ سالانہ کے لئے ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جو ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست عالمی نشریاتی رابطہ پر نشر کیا گیا۔ یہ خطاب قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے لئے اختتامی خطاب تھا۔ اس تقریب میں 400 افراد نے شرکت کی۔

سالانہ تربیتی کلاس

اطفال کی سالانہ تربیتی کلاس 27 دسمبر سے 31 دسمبر 2003 تک بیت الفتوح مورڈن میں جاری رہی۔ آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ اس کلاس میں 204 بچوں نے شرکت کی جنہیں 14 اساتذہ نے پڑھایا۔

بقیہ صفحہ 4

حضور نے "...... البیت" اور "بیت الدعا" کے بارے میں ایک دفعہ اپنے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا:

"ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آ جائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے"۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 109)

مخلص احمدی کا فرض

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔"

(مطالبات صفحہ 8)

ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ اس مبارک تحریک کی تکمیل تک تا حد استطاعت اپنے محبوب امام کی خدمت میں قربانیاں پیش کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول)

تبصرہ کتب

پردرد الوہی نغمے

(احمدی شعراء کا منتخب منظوم کلام)

نام کتاب : پردرد الوہی نغمے
ترتیب : حنیف احمد محمود
ناشر : لجنہ اماء اللہ اسلام آباد
تعداد صفحات : 318
قیمت : 150 روپے
سن اشاعت : جنوری 2004ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے وقت غم اور خوشی کے دو دھارے تھے جو ساتھ ساتھ بہہ رہے تھے۔ ان مواقع پر جماعت کے شعراء نے اپنے جذبات کا اظہار منظوم صورت میں کیا۔ ایک خلیفہ کی وفات پر اپنے دل پر گزرنے والی قیامت خیز گھڑی کا بیان بھی کیا اور جانے والے کے احسانات کے تذکرے بھی کئے۔ دوسری طرف آنے والے کے لئے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا عہد بھی باندھا اور اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا۔ اس نازک موڑ پر احمدی شعراء نے اپنی کیفیات کو منظوم کیا اور یہ منظومات دنیا بھر میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوئیں۔

غم اور خوشی، الوداع اور استقبال، نیک یادوں کو زندہ رکھنے کا عزم اور عہد وفا کی تجدید کی کیفیات کا بیان جاری ہے اور جاری رہے گا۔ جانے والے کے احسانات کا تذکرہ ہوتا رہے گا اور آنے والے سے عہد وفا باندھتے رہیں گے۔ لجنہ اماء اللہ اسلام آباد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے موقع پر کہا جانے والا منظوم کلام مرتب کر کے احباب کے سامنے یکجائی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس مجموعہ میں بیشتر کلام مطبوعہ ہے جب کہ کچھ غیر مطبوعہ منظومات بھی شامل اشاعت کی گئی ہیں۔

ہر شاعر نے اپنی بساط، استعداد اور انداز بیان کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ تمام شعراء کی مشترکہ بات خلافت احمدیہ سے عشق و محبت ہے۔ یہ ایسی محبت ہے جو آج صرف ہم کو نصیب ہوئی ہے۔ اس نعمت پر جس قدر خدائے رحمان کا شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ کتاب میں موجود شعرا کا کلام خلافت سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کتاب خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ طبع ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔ سرورق پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ کتاب میں شامل منظومات میں سے چند اشعار ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں:

افتخار بزم تھا تو عزم میں کوہ وقار
اب تجھے ڈھونڈا کریں گے حشر تک لیل و نہار
کونسا دل ہے کہ ہے جو تیری چاہت سے تہی
کونسا گھر ہے جہاں چھلکا نہیں تیرا پیار
(ص75)

داغ ہجرت دل پر سہہ کر عشق کا دریا پار کیا
ایک مہاجر نے پھر جا کر سارا منظر بدل دیا
آپ کا ایم ٹی اے ہے مرزا طاہر احمد زندہ باد
آپ نے پس منظر میں جا کر سب کچھ یکسر بدل دیا
(ص85)

بے سبب سی ہے اداسی رونقوں کے باوجود
دل میں تنہائی ہے اتری دوستوں کے باوجود
کر گیا ہے نقش ہر اک دل پہ وہ انمٹ نقوش
بھول پائے گا نہ گزری ساعتوں کے باوجود

کیوں نہ میرے دل میں اس کی چاہ کے جذبے پلیں
مجھ کو چاہا جس نے میری خامیوں کے باوجود
(ص96)

لکھا جو نام دل پر وہ مٹایا جا نہیں سکتا
مرا طاہر کبھی ہم سے بھلایا جا نہیں سکتا
(ص133)

اس کی آنکھیں تھیں کہ یا تھیں نور کی دو مشعلیں
چاند سا چہرا منور اور ستارہ تھی جبیں
(ص158)

میں نے جو اس دل مسرور کی بیعت کی ہے
سلسلہ وار تعلق کی اطاعت کی ہے
اس کی خوشبو کا تسلسل تو رہے گا دائم
وہ جو مٹی کے سپرد ایک امانت کی ہے
(ص245)

دن امن و اماں کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دور ہوا
تاریکی شب کافور ہوئی سب گھور اندھیرا نور ہوا
اب اوج افق پر اک تارا جو پانچ کناری چمکا ہے
اس دور میں دوسری قدرت کا یہ پانچواں پاک ظہور ہوا
(ص119)

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35981 میں محمود نوید احمد ولد مرزا ارشد نسیم احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود نوید احمد ولد مرزا ارشد نسیم احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد ولد محمد اسمائیل صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سیف الاسلام ولد محمد حنیف قمر دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 35982 میں منصور احمد محمود ولد فضل الٰہی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی 25000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد محمود ولد فضل الٰہی دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء العلیم وصیت نمبر 31352 گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل مرزا ولد مرزا امام دین دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 35983 میں شمیم اختر زوجہ منصور احمد محمود قوم بھٹی پیشہ سرکاری ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 40000/- روپے۔ طلائی زیورات وزنی 26 گرام مالیتی 16328/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3800/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیم اختر زوجہ منصور احمد محمود دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عطاء العلیم وصیت نمبر 31352 گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل مرزا ولد مرزا امام دین دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 35984 میں مبشر احمد یاور اعوان ولد ملک شریف احمد قوم اعوان پیشہ کارکن عمر 32 سال 5 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3380/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد یاور اعوان ولد ملک شریف احمد دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید خلیق ولد محمد ابراہیم خالق دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد شاد ولد تاج دین دارالعلوم جنوبی ربوہ

مسل نمبر 35985 میں منصورہ ملک بنت ملک لعل خان قوم اعوان پیشہ ٹیچر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی چین مالیتی 4500/- روپے۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی کا 7/64 حصہ مالیتی 65625/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000/-

روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منصورہ ملک بنت ملک لعل خان اعوان دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241 گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35986 میں طاہرہ رفعت بنت ملک لعل خان قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا 7/64 حصہ مالیتی -/65625 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ رفعت بنت ملک لعل خان دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241 گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35987 میں نصرت رفیع زوجہ چوہدری رفیع احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت رفیع زوجہ رفیع احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ارشد ولد عبدالکریم صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 اصغر علی ولد میاں حسین علی صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35988 میں نجمہ منیر زوجہ چوہدری منیر احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت 1986ء ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 85 گرام مالیتی -/54700 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ بینک بیلنس -/19000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نجمہ منیر زوجہ چوہدری منیر احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 35989 میں عذرا ناہید بنت ظہور احمد قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عذرا ناہید بنت ظہور احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد غلام رسول دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد سربلند دارالعلوم شرقی ربوہ

چراغ سے چراغ جلائیں۔
تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ کہ مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میاں اللہ دتہ گوندل صاحب مرحوم بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 15 دن بیمار رہنے کے بعد مورخہ 10 مارچ 2004ء کو وفات پا گئی ہیں جنازہ مورخہ 11 مارچ 2004ء کو گراؤنڈ بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر جماعت حلقہ وحدت کالونی لاہور نے پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی جس کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم تاج دین صاحب سیالکوٹ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے

درخواست دعا

مکرم زاہد احمد صدیقی صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بائی پاس کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عمر 6 ماہ کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے اس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفایاب کرے۔ آمین

مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مبارک احمد شاہد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتی ہیں میرے چچا زاد بھائی مکرم محمد انور صاحب (آف جرمنی) ابن علی محمد صاحب مرحوم المعروف علی تک شاپ کی چند دن پہلے انجیوگرافی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے اور گھر شفٹ ہو چکے ہیں۔ نیز میرے بھائی کا بیٹا دانیال احمد ابن رشید محمد صاحب (مکرم شیر محمد صاحب مرحوم خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پوتا) بھی پیدائش کے وقت سے ہی تقریباً پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ ہسپتال سے گھر واپس آ گیا ہے۔ ان ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم سید انوار احمد تبسم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید محمود احمد صاحب ظفر ساکن گھٹیالیاں خورد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 15 فروری 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام ''سید شمائل احمد'' تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم سید محمد یٰسین شاہ صاحب مرحوم گھٹیالیاں خورد کا پوتا اور سید احمد علی شاہ صاحب ساکن دھرگ میانہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود بچہ کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے نیک، خادم دین اور اپنے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن دفتر صد سالہ نمائش ربوہ لکھتے ہیں۔ میری ماموں زاد بہن مکرمہ عذرہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب مصطفیٰ فارم ضلع میرپور خاص سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم فروری 2004ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مصور احمد عطا فرمایا تھا نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم رانا مقبول احمد صاحب سیکرٹری وقف نو مصطفیٰ فارم کنری سندھ کا نواسہ اور مکرم چوہدری عبدالعظیم جٹ صاحب محمود آباد فارم کا پوتا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح باعمر اور خادم دین بنائے۔

نکاح

مکرم ڈاکٹر ایس۔ اے اختر صاحب ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی مکرمہ سعدیہ اختر صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید سلیمان احمد ہاشمی صاحب ابن مکرم سید زبیر احمد ہاشمی صاحب حال کینیڈا بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالرز مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ضلع ڈیرہ غازی خاں نے مورخہ 20 فروری 2004ء بروز جمعہ بمقام بیت الاحد ڈیرہ غازی خاں میں پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ محض اپنے فضل سے دونوں خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 20 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:49
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:22

مریخ پر چٹان کی کھدائی امریکی خلائی ادارے ناسا کے مریخ پر بھیجے گئے مشن نے ایک چٹان کی سطح میں 10 سے 16 انچ گہری کھدائی کے بعد بننے والے گول سوراخ سے مخصوص آلات کی مدد سے چٹان کی بناوٹ کا تجزیہ کرنا شروع کیا اور اس کی تفصیلی مائیکروسکوپک تصاویر بھی اتاریں۔ لیکن اس کے نتائج زمین تک پہنچتے پہنچتے کئی دن لگیں گے۔ سائنس دان اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ چٹان آتش فشاں پہاڑ پھٹنے کے نتیجہ میں لاوے سے بنی یا آندھی سے اڑنے والی گرد وغبار یا پھر پانی میں موجود ذرائع سے۔

زمین خلائی چٹان سے ٹکرانے سے بچ گئی

سائنس دانوں نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ ماہ زمین تیس میٹر کی ایک خلائی چٹان سے ٹکرانے سے بال بال بچ گئی ہے۔ برطانوی ٹی وی کے مطابق سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ 13 جنوری 2004ء کو 30 میٹر طویل ایک خلائی چٹان کا ٹکڑا زمین سے بالکل قریب آ گیا تھا تاہم وہ زمین سے ٹکرایا نہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر چٹان زمین سے ٹکرا جاتی تو مقامی طور پر تباہی پھیل سکتی تھی۔

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر ۔ **رفیق دماغ**
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی ۔/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

آلودہ پانی پینے سے ہیپا ٹائٹس ڈبلیو ایچ او کی

رپورٹ کے مطابق آلودہ پانی پینے سے ایک کروڑ پچاس لاکھ پاکستانی ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں حاصل کردہ تجزیوں کے مطابق پانی میں بیکٹیریا اور فلورائیڈ کافی گنا زیادہ مقدار میں موجود ہے۔ گوجرانوالہ، فیصل آباد، گجرات اور شیخوپورہ کے پانی کے نمونوں میں نمکیات مقررہ حد سے بہت زیادہ پائے گئے۔ صنعتی فضلہ آلودگی کا بڑا سبب ہے۔ آلودہ پانی کے باعث لاکھوں افراد گردے، معدے، ٹائیفائیڈ یرقان، الرجی اور کینسر کے امراض میں مبتلا ہیں۔ (پاکستان ۔ 17 مارچ 2004ء)

پینے کے صاف پانی سے محروم لوگ پاکستان

سمیت دنیا بھر میں اس وقت ایک ارب 30 کروڑ افراد پینے کے صاف پانی سے اور تقریباً اس سے دوگنا لوگ نکاسی آب کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ جبکہ ہر سال 34 لاکھ افراد جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے نامناسب پانی کی فراہمی ۔ نکاسی آب اور حفظان صحت کی سہولتیں نہ ملنے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اس کا انکشاف اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔

دنیا کی پہلی اڑنے اور تیرنے والی کار دنیا

کی پہلی چلنے، اڑنے اور تیرنے والی کار کو جنیوا میں منعقدہ کاروں کی نمائش میں پیش کر دیا گیا۔ یہ موٹر کار سوئٹزرلینڈ کی الیکٹرک انجینئرنگ کمپنی وین سپیڈ نے تیار کی ہے جو پانی کی سطح پر 31 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیر سکتی ہے اور ہائیڈرالک سسٹم کی وجہ سے اس کے پرکار کو پانی کے اوپر فضا میں بلند کر سکتے ہیں جس کے باعث ہوا میں بھی 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتی ہے۔

("دن" 6 مارچ 2004ء)

بوڑھا طالب علم، اور پوتے ہم جماعت

کینیا کے ایک سکول میں ایک 84 سالہ بوڑھے نے بھی داخلہ لیا ہے۔ گزشتہ سال کینیا کی نئی حکومت نے مفت پرائمری تعلیم کا اعلان کیا تھا۔ سکول میں اس کے 30 میں سے دو پوتے بھی زیر تعلیم ہیں۔

پولر ریچھ Polar Bear

قطب شمالی اور جنوبی کے انتہائی سرد علاقوں میں جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے اور چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے وہاں پائے جانے والے ریچھ کی کھال کے نیچے چربی کی موٹی تہہ اور اوپر نرم بالوں کی فر (Fur) اس کو شدید سردی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کی واحد خوراک مچھلی اور سیل Seal ہے مچھلی تو پانی کی سطح برف کی وجہ سے جم جانے کے باعث خال خال ہی ملتی ہے لیکن سیل چونکہ پانی سے باہر برف پر بھی کھیلتی نظر آتی ہے اس لئے ریچھ اس کا شکار جس مہارت سے کرتا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ عام ریچھ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن برفانی علاقوں کے ریچھ برف کی طرح سفید ہوتے ہیں اور جن علاقوں میں ماحول کا رنگ کسی قدر براؤن ہوتا ہے وہاں ریچھ کی رنگت بھی ایسی ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے تاکہ دور سے ریچھ شکار کو نظر نہ آ سکے۔ سفید ریچھ کی ناک سیاہ رنگ کی ہوتی ہے اور ریچھ کو اس کا بخوبی علم ہے۔ اس کی قوت شامہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ بیس کلومیٹر سے سیل ۔ مچھلی اور دوسرے گوشت کی بو سونگھ لیتا ہے اور نظر بھی اتنی تیز کہ میلوں دور سے شکار کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر حیرتناک صبر اور استقامت کے ساتھ زمین کے ساتھ لیٹ کر اس کی طرف بڑھنا شروع کرتا ہے۔ اسے یہ تو علم ہے کہ سفید رنگت کی وجہ سے سیل اس کو اتنی دور سے آتے نہیں دیکھ سکتی۔ بس سیاہ ناک کی فکر ہے کہ وہ نظر آ جائے گی۔ چنانچہ برف کا بڑا سا گولا بنا کر اسے اپنے منہ کے آگے رکھ لیتا ہے اور اس کی آڑ میں رینگتا جاتا ہے بالکل ایسے جس طرح فوجی دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے درختوں کی ٹہنیاں وغیرہ آگے آڑ کے طور پر رکھ لیتے ہیں۔ اگر برف سخت ہو اور گولا نہ بنا سکے تو اپنے سفید پاؤں سے سیاہ ناک چھپا لیتا ہے!

اعلان داخلہ نہایت مناسب فیس کے ساتھ
انگلش سپوکن لینگویج + BASIC کمپیوٹر کورس
امتحانات سے فارغ طلبہ وطالبات کیلئے
نہایت مناسب کورسز مزید معلومات کیلئے
آفس سے رجوع کریں (فون: 212088)
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز

نیشنل کالج ربوہ کی ایک تقریب

نیشنل کالج دارالعلوم غربی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 7 مارچ 2004ء بعد نماز عصر ICS 2001 تا 2003 (انٹرمیڈیٹ کمپیوٹر سائنس) کی تکمیل پر تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ میں انہوں نے بتایا کہ ان کے کالج کا رزلٹ ICS میں 88 فیصد رہا۔ مکرم طیب احمد صاحب نگران اعلیٰ نے دارالعلوم غربی حلقہ خلیل میں شروع ہونے والے کیمپس کا تعارف کرایا اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے ICS میں کامیاب ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔ اور تعلیم کی اہمیت اور امتحان دینے کے حوالے سے بعض اہم امور بیان کئے۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اعلان گمشدگی

مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ لکھتے ہیں میرا بیٹا مکرم حبیب احمد باجوہ عمر 20 سال نیلے رنگ کی قمیص ہلکے سبز رنگ کی شلوار پہنے پاس سرخ رنگ کی چادر ہے۔ مورخہ 9 فروری کو گھر سے نکلا ہے۔ ابھی تک گھر واپس نہیں آیا اگر وہ خود پڑھے یا کسی کو اس کے بارے میں علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع کرے۔
نصیر احمد باجوہ محلہ دارالیمن شرقی مکان نمبر 27/10
ربوہ ضلع جھنگ فون نمبر: 211421

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر کیا ہے۔
☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات
تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پریسیشن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17 ۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات کا مرکز
راجپوت جیولرز
گولبازار ۔ ربوہ
☆ فون نمبر 213160

کاپی نمبر 29